جناب جسٹس ایس - اے - رحمٰن

# غزل

درد پھر دل سے ہم کلام ہوا　　امتحاں اپنا گام گام ہوا
ہوش جب جوش کا غلام ہوا　　سازِ امید بے نظام ہوا

اکھڑا اکھڑا ہے وقت کا آہنگ　　لمحہ لمحہ ستم پیام ہوا
آگ جنگل کی تھی کہ رسوائی　　مجھ پہ نظروں کا اژدحام ہوا

آہ اس قافلے کے شام و سحر　　بن چلے ہی جو بے مقام ہوا
تہ و بالا صفیں، نظر حیران　　جو بھی تھا مقتدی، امام ہوا

صید گیری تری غضب صیاد　　جو اٹھایا قدم وہ دام ہوا
تیلیاں تھیں قفس کی چمکیلی　　دل کا پنچھی مگر نہ رام ہوا

وہ لگن لگنے کے سہانے سمے
انتظار ان کا صبح و شام ہوا

---